السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شادی سے قبل مجھے تاکید سے یہ بات کہی گئی تھی کہ جس کے ساتھ میری شادی کی جارہی ہے وہ ایک نمازی پرہیزگار اور صالح شخص ہے لیکن بعد میں مجھ پر انکشاف ہوا کہ وہ ایسا نہیں بلکہ وہ صرف جمعہ کی نماز ہی ادا کرتا ہے میں یہ نہیں چاہتی کہ وہی غلطی کروں جو میں نے دوسروں کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ خاوند اور بیویوں کے مزاج مختلف ہونے کے باوجود میرے والدین نے مجھے فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے اور وہ اس موضوع میں کسی بھی قسم کی دخل اندازی نہیں کرتے مجھے یہ علم نہیں کہ میں اس شادی کو برقرار رکھوں یا کہ ختم کردوں اگر میں غلطی پر ہوئی تو مجھے کس طرح علم ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عقد نکاح ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں شرعی طور پر مکمل ہوا تو عورت مرد کے لیے بیوی بن جاتی ہے اس پر بیوی ہونے کے ناطے وہی حقوق ہیں جو دوسری بیویوں پر ہوتے ہیں اور خاوند پر بیوی کے حقوق یعنی اس کا نان ونفقہ رہائش لباس اور استمتاع وغیرہ سب لازم ہوگے۔

اگر خاوند بے نماز ہے اور پانچوں نمازوں کی ادائیگی نہیں کرتا تو وہ کافر ہے اور اس کا نکاح باطل ہے خواہ وہ نماز جمعہ کی ادائیگی بھی کرتا ہو اور اس کا غلط اور بے حیائی کی جگہ پر جانا اور اس کی کمپنی میں مرد وزن کا اختلاط پایا جانا یہ اس طرح کے گناہ ہیں کہ ان سے اسے توبہ کرنی چاہیئے لیکن اس سے نکاح فسخ نہیں ہوگا البتہ اگر اس میں بھی بیوی اور اولاد کو نقصان ہو تو پھر نکاح فسخ ہوگا کیونکہ جلب مصلحت (مصلحت کو کھینچ لانا) دراء مفاسد (خرابیوں کو دور ہٹانے) پر مقدم ہے۔

بہر حال اس موضوع میں اہم چیز تو نماز ہے اس لیے یہ تحقیق ضرور کرلینی چاہیے کہ خاوند نمازی ہے کہ نہیں کیونکہ بے نماز کافر ہے اور مسلمان عورت کے لیے کسی کافر کی عصمت میں بیوی بن کر رہنا صحیح نہیں۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 158

محدث فتویٰ